سُورۃ الماعُون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۝

۵،۶ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۝

کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ تیس تیس برس تک برابر نماز پڑھتے ہیں پھر کورے کے کورے ہی رہتے ہیں کوئی اثر روحانیت اور خشوع وخضوع کا ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا یہی سبب ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جس پر خدا تعالےٰ لعنت بھیجتا ہے۔ ایسی نمازوں کے لئے ویل آیا ہے۔ دیکھو جس کے پاس اعلیٰ درجہ کا جوہر ہو تو کیا کوڑیوں اور پیسوں کے لئے اُسے پھینک دینا چاہیئے۔ ہرگز نہیں۔ اوّل اس جوہر کی حفاظت کا اہتمام کرے اور پھر پیسوں کو بھی سنبھالے۔ اِس لئے نماز کو سنوار سنوار اور سمجھ سمجھ کر پڑھے۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

بعض نمازیوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ۔ وَیۡلَ کے معنے لعنت کے بھی ہوتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سُست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۴)

جو خدا کے لئے نماز نہیں پڑھتے اُن کو وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ فرمایا..... امر کی بجا آوری سے ثواب ہوتا ہے لیکن اگر ریا کاری سے نماز ادا کرے تو پھر اس کے لئے وَیل ہے۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۸ مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۹)

جس نماز میں دِل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور مُنہ سے کچھ نکلتا ہے وہ ایک لعنت ہے جو آدمی

کے مُنہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاھُوۡنَ ۙ لعنت ہے ان پر جو اپنی نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ نماز وہی اصلی ہے جس میں مزا آجاوے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ نماز مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔

(بدر جلد ۲ ۳۰ مورخہ ۲۶ر جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

وہ لوگ جو نمازوں کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں ان کی نمازیں نری ٹکریں ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ ایک سجدہ اگر خداتعالیٰ کو کرتے ہیں تو دوسرا دُنیا کو کرتے ہیں۔ جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہیں کرتا تب تک مقبول حضرتِ احدیت نہیں ہوتا۔

(الحکم جلد ۱۱ ۳۶ مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دُنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز اُن پر لعنت بھیجتی ہے جیسے فرمایا فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاھُوۡنَ ۙ یعنی لعنت ہے اُن نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔

(الحکم جلد ۱۲ ۳ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

خدا کا یہی منشاء ہے کہ لفظی اور زبانی مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنایا جاوے۔ یہودی کیا توریت پر ایمان نہیں لاتے تھے؟ قربانیاں نہ کرتے تھے؟ مگر خداتعالیٰ نے ان پر لعنت بھیجی اور کہا کہ تم مومن نہیں ہو۔ بلکہ بعض نمازیوں کی نماز پر بھی لعنت بھیجی ہے۔ وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاھُوۡنَ ۙ یعنی لعنت ہے ایسے نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ صلوٰۃ اصل میں آگ میں پڑنے اور محبتِ الٰہی اور خوفِ الٰہی کی آگ میں پڑکر اپنے آپ سے جل جانے اور ماسوی اللہ کو جلا دینے کا نام ہے اور اس حالت کا نام ہے کہ صرف خدا ہی خدا اس کی نظر میں رہ جاوے اور انسان اِس حالت تک ترقی کر جاوے کہ خدا کے بُلانے سے بولے اور خدا کے چلانے سے چلے۔ اس کے کُل حرکات اور سکنات اس کا فعل اور ترکِ فعل سب اللہ ہی کی مرضی کے مطابق ہو جاوے خودی دُور ہو جاوے۔

(الحکم جلد ۱۲ ۳۹ مورخہ ۱۸ر جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں بلکہ ایسے نمازیوں پر تو خود خداتعالیٰ نے لعنت اور وَیل بھیجا ہے چہ جائیکہ ان کی نماز کو قبولیت کا شرف حاصل ہو۔ وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ خود خداتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ اُن نمازیوں کے حق میں ہے جو نماز کی حقیقت سے اور اس کے مطالب سے بے خبر ہیں۔

(الحکم جلد ۱۲ ۴۱ مورخہ ۱۴ر جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

..... لعنت ہے اُن نمازیوں پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بے خبر ہیں پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے۔ یہ بات اِس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں موجود ہے۔

(بدر جلد ۷ ـ۲۳ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

ان نمازیوں کی تباہی جو نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں پس نماز کے ماثورہ کلام کا سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ صحابہؓ تو عرب کے رہنے والے تھے ان کو ضرورت نہ تھی مگر ہمارے لئے ضروری ہے کہ اسے سمجھ کر نمازوں میں حلاوت پیدا کریں۔

(بدر جلد ۷ ـ۲۵ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

..... مفہوم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے بعد نماز کی طرف توجہ کرو جس کی پابندی کے واسطے بار بار قرآن شریف میں تاکید کی گئی ہے لیکن ساتھ ہی اس کے یہ فرمایا گیا ہے کہ وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ ۝ وَیل ہے اُن نمازیوں کے واسطے جو کہ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سو سمجھنا چاہیئے کہ نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جُدائی کے وقت درد اور حرقت کے ساتھ اپنے خدا کے حضور کرتا ہے کہ اس کو لقا اور وصال ہو کیونکہ جب تک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا اور جب تک وہ خود وصال عطا نہ کرے کوئی وصال کو حاصل نہیں کر سکتا۔ طرح طرح کے طوق اور قسما قسم کے زنجیر انسان کے گردن میں پڑے ہوتے ہیں اور وہ بہتیرا چاہتا ہے کہ دُور ہو جاویں پر وہ دُور نہیں ہوتے۔ باوجود اِس خواہش کے کہ وہ پاک ہو جاوے نفس لوّامہ کی لغزشیں ہو ہی جاتی ہیں۔ گناہوں سے پاک کرنا خدا کا کام ہے اس کے سوائے کوئی طاقت نہیں جو زور کے ساتھ تمہیں پاک کر دے۔ پاک جذبات کے پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے نماز رکھی ہے۔ نماز کیا ہے۔ ایک دعا جو دَرد، سوزش اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ یہ بدخیالات اور بُرے ارادے دفع ہو جاویں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔ صلوٰۃ کا لفظ اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلن اور رِقت کا ہونا بھی ضروری ہے۔

(بدر جلد ۶ ـ۱-۲ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲)

۶ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝

عُجب اور ریا بہت مُہلک چیزیں ہیں اِن سے اِنسان کو بچنا چاہیئے۔ اِنسان ایک عمل کر کے لوگوں کی مَدح کا خواہاں ہوتا ہے۔ بظاہر وہ عمل عبادت وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہاں ہوتی ہے کہ فلاں فلاں لوگ مجھے اچھا کہیں۔ اِس کا نام رِیا ہے۔

(البدر جلد ۳ ـ۹ مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)